بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم

مع

یادِ مکہ مکرمہ شرفہا اللہ تعالیٰ

از

حضرت مولانا سید محمد بدرِ عالم صاحب مدنی رح

اشاعت العلوم بکڈپو محلہ مفتی سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ

عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

شانِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

2h 0309

(۱)

ہر جلوہ پر ضیا رُخِ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲)

جو جلوہ ہے وہ رشکِ تماشائے طور ہے
واللہ کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

(۳)

مکہ کے تاجدار مدینہ کے حکمراں
عالم کے رہنما ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

Registered

۴

بیچین دل کا چین ہیں آنکھوں کا نور ہیں
منزل ہیں عاشقوں کی یہ شانِ حضورؐ ہے

۵

عفو و کرم کا ابر ہیں بخشش کی ہیں گھٹا
بارش ہیں رحمتوں کی یہ شانِ حضورؐ ہے

۶

بحرِ سخا ہیں اور سمندر ہیں جود کا
لطف و کرم کی موج یہ شانِ حضورؐ ہے

۷

شافع ہیں روزِ حشر کے سب کے ہیں پیشوا
محبوبِ کبریا ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۸

مرکز ہیں دائرہ کے یکتائے روزگار
بے مثل و بے نظیر یہ شانِ حضورؐ ہے

۹

مخزن ہیں حکمتوں کے ہدایت کے آفتاب!
خاتم ہیں انبیاء کے یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۰

ضرب المثل ہیں حلم میں کوہ وقار ہیں
انسانیت کے تاج یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۱

وعدہ کے کیسے پکے صدق و امین بھی
اخلاق کیا شگفتہ یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۲

بارعب بھی کمال کے اس پر وہ مہربان
سب میں گھلے ملے ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۳

حسن و ادا غضب کے تو مجھ سے کچھ نہ پوچھ
شمس و قمر ہیں ماند یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۴

خود ناز نیں ہیں اس پہ جفائیں جہان کی
کس شوق سے اٹھائیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۵

سب پر حریص اور رؤف و رحیم ہیں
سب میں عزیز تر ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۶

حاصل ہے زندگی کا اک ان کا وجودِ پاک
جیسے ثمر شجر کا یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۷

منشاء ہیں خلق و امر کا مبدا ر ہیں منتہیٰ
منبع وجود کا ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۸

اس شاہ کملی والے پہ جانیں ہوں سب نثار
ہر بار صد ہزار یہ شانِ حضورؐ ہے

(۱۹)

قرآں نے خود ہی آپ کو پیارا لقب دیا
سب نے کہا کہ خوب یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۰)

ساقی ہیں صرف آپ ہی کوثر کے روزِ حشر
سب کو بلا بلا کے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۱)

کیا کیا لکھوں صفات کہ ہر شان ہے نئی
لکھ لکھ کے تھک رہا ہوں یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۲)

مجھ سے سیاہ رُو کی جو بخشش بھی ہوگئی
یہ شانِ مغفرت ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۳)

میں نعت کیا کہوں گا کہ عاصی ہُوں شرمسار
جو کچھ بھی کہہ گیا ہُوں یہ شانِ حضورؐ ہے

۲۴

ہر چند خستہ حال ہوں درماندہ اور تباہ
اس پر بھی مطمئن ہوں یہ شانِ حضورؐ ہے

۲۵

جُز، ناز ان کے در کا میرے پاس کچھ نہیں
ایک آسرا یہی ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

۲۶

مہمانِ بے نوا کو معزز بنا لیا
خدمت میں اپنی رکھ کے یہ شانِ حضورؐ ہے

۲۷

نسبت ہے ایک شیخ سے جن کے طفیل میں
مجھ کو بسا لیا ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

چمکا قسمت کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا
میں کہاں اور در تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس محبت سے بلایا اور بُلا کر رکھ لیا
گھر کا گھر سارا کا سارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس طرح مجھ کو نوازا اور بخشا کیا شرف
میں تو تھا شامت کا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

آج میں ہوں اس زمیں پر جو ہے رشکِ آسماں
جس کا ہر ذرہ ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

یہ وطن ہے سب جہاں میں سب سے برتر اور عزیز
اور ان کو سب میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

اس زمینِ قدس نے جس میں ہوں سب قدسیاں
کر لیا مجھ کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

کیا کہوں فیاضیاں شاہِ عرب کی کیا کہوں
ہیں وہ عالم آشکارا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک گدائے بینوا کو در پہ اپنے ڈال کر
کیل کانٹے سے سنوارا میں تو اس قابل نہ تھا

rekhta

ایک قطرہ کو اٹھا کر ایک سمندر کر دیا
اور ذرہ کو ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

خود محبّت سے بلا کر جامِ کوثر دے دیا
تک رہا تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جن کی نظرِ کیمیا نے توڑ ڈالے سب طلسم
میرا جادو بھی اتارا میں تو اس قابل نہ تھا

مفلس و نادان کا سننے کو افسانہ دراز
کس محبّت سے پکارا میں تو اس قابل نہ تھا

کہہ دیئے جو کچھ بھی تھے دل میں نہاں اسرار دراز
پا کے ایک ادنیٰ اشارہ میں تو اِس قابل نہ تھا

مدّتیں گذری ہیں مجھ کو حاضرِ خدمت ہوئے
اب نہیں ہوتا گذارا میں تو اس قابل نہ تھا

بیخودی میں مانگتا ہوں ان کی زیارت کا شرف
ہے کہاں یہ میرا یارا میں تو اس قابل نہ تھا

یوں مقدر گر نہ ہو تو عالمِ رؤیا سہی
کاش ہو جائے نظارہ میں تو اِس قابل نہ تھا

کم نہیں نظرِ عنایت میری جانب کم نہیں
پھر نظر کرنا دوبارہ میں تو اِس قابل نہ تھا

کر لیا شاہِ کرم نے جاں کا نذرانہ قبول
ہے کرم یہ سب تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

آ گئے دل میں میرے مہمان وہ شاہاں نواز
وہ کہاں اور گھر ہمارا میں تو اِس قابل نہ تھا

زخم ہائے دل پہ رکھا مرہم تسکینِ غم
دل تو تھا صد پارہ پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

تھا فقط یہ اک تصوّر یا حقیقت کی جھلک
کیا سماں تھا کیا نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جاگ اُٹھی میری قسمت مل گیا ہم کو رسولؐ
سب رسولوں میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

شافعِ روزِ جزاء ہیں آپ ہی صد مرحبا!
ہے بڑا مجھ کو سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

مغفرت کے آسرے پر میں بھی حاضر ہو گیا
ایک عاصی اور بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

ڈوبتی ہے میری نیّا اب پڑی منجدھار میں
لو خبر جلدی خدارا میں تو اس قابل نہ تھا

صبر کا پیمانہ ہے بس اب چھلکنے کے قریب
جلد دینا اب سہارا میں تو اِس قابل نہ تھا

دل ہی دل میں ڈر رہا تھا تیری رحمت نے مگر
ڈوبتے کو پھر اُبھارا میں تو اس قابل نہ تھا

شامتِ اعمال سے اپنی رہوں رحمت سے دُور
کب یہ تھا ان کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

rekhta

روزِ محشر میں کھڑا تھا پُل سے ڈر کر اِس طرف
اُس طرف مجھ کو اُتارا میں تو اس قابل نہ تھا

تھا ملوّث معصیت میں سر سے لے کر پیر تک
کیسا مانجھا اور نکھارا میں تو اس قابل نہ تھا

سب جتا دیں بازیاں شاہِ کرم نے جن کو میں
ایک اِک کر کر کے ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جوشِ رحمت نے بنایا مجھ کو عصیاں سے نڈر
میں تو تھا ہمّت کا ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بات رکھ لی مغفرت نے عاصیوں میں روزِ حشر
کر کے مجھ کو اک اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مجھ کو بخشا اور بخشی جنت الفردوس بھی
یہ کرشمہ ہے تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جو کرم مجھ پر ہوئے ہیں کیا کروں ان کا بیاں
ہیں وہ بس قابلِ نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

صاف گوئی سے بہت نادم بھی ہوں خائف بھی ہوں
ہے بہت کافی اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جب قدم رکھا مدینہ میں تو فوراً پھر گیا
میری گردش کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا جس کو مدینہ اس کو سب کچھ مل گیا
مل گیا مجھ کو کنارہ میں تو اس قابل نہ تھا

لگ گیا آکر مدینہ میں ٹھکانے ورنہ میں
پھر رہا تھا مارا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا ہے شیخ کامل میری قسمت سے مجھے
کیا کہوں کیسا پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

24029

ہو سفر جب اس جہاں سے ہو نظر حق کی طرف
مُنہ میں ہو کلمہ تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دی جگہ اپنا بنا کر خود بقیع پاک میں
مضطرب تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

قبر میں مجھ سے جو پُوچھیں تو بتا، یہ کون ہیں
ہو تصوّر بس تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

قبر سے اُٹھوں تو شاداں اور فرحاں ساتھ ساتھ
میں ہوں اور دامن تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بعد مردن سب میرے احباب بھی اغیار بھی
پڑھ کے بخشیں ایک پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

یادِ مکہ مُکرمہ شرفہا اللہ تعالیٰ

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زمزم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جاکر میں سیر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جاتا
وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جاکے چڑھ جانا
وہ مسعیٰ یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگاتا حاجیوں کی صف میں ٹھہر کر
وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی پھر اُن سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حسرت سے
وہ حسرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ
وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ میں لوٹ کر پھر وہ دنبہ کا ذبح کرنا
وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہِ شوق جب اٹھتی ہے رب البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد رہتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

از

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب مدنی قدس سرہٗ